بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۲ — نمبر ۲

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — جدید جلد ۲

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش کہ گلستان | آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان | چہ گویم با تو گر آئی جہا در قادیان بینی | در و صد ہا شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے ــ للعہ

معاونین درجہ دوم جن کو عـــہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے ــ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عـــہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ــ ۲؍

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب مابعد لی جائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے منیجر

لوکل ٹکٹ۔ افریقہ عـــہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسے دوری ازیں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ اول ۔ نظم ۔ شرائط بیعت

صفحہ دوم ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ مقدمات ۔ ڈائری

صفحہ سوم ۔ ڈائری ۔ دو رشید لڑکے ۔ اوقات ریل

صفحہ چہارم و ۵ ۔ درس قرآن شریف ۔ تمباکو نوشی

صفحہ ۶ ۔ المفتی ۔ تعبیر الرؤیاء

صفحہ ۷، ۸ ۔ ایڈیٹوریل ۔ سال گزشتہ پر ریویو ۔

صفحہ ۹ ۔ ڈاک ولائت

صفحہ ۱۰ ۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

صفحہ ۱۱ ۔ عام اخبار ۔

صفحہ ۱۲ ۔ اشتہارات

بدر قادیان

یا شمس یا قمر

۱۶۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۱۔ اللہ غالبٌ علیٰ کلّ شیءٍ

۲۔ ینجیکَ من کربکَ

ترجمہ ۔ خدا ہر شے پر غالب ہے (۲) تجھے تیری کرب سے نجات دیگا

ایک رویا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اسپر دستخط کر دو ۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا انھوں نے کہا کہ پبلک نے کر دئیے ہیں میں نے کہا کہ میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں ایک اور بات بھی کہنی کو تھا کہ کیا خدا نے اسپر دستخط کر دئے ہیں مگر یہ بات نہیں کہی تھی کہ بیداری ہوگئی

مقدمات

ناظرین بدر معلوم کر چکے ہیں کہ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میاں نور احمد غریب مہاجر پر یہاں کے سکھوں نے متفق ہو کر اپنے قدیم طریق کے موافق بلوہ کر کے حملہ کیا اور اس بیچارے کو مجروح کر دیا ۔ اگر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان موقع پر نہ پہونچ جاتے تو سخت اندیشہ اس امر کا لاحق ہو گیا تھا کہ احمد نور کے مکان کو توڑ کر عورتوں اور بچوں کو سخت ضرر پہنچایا جاتا ۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر ۱۰ آدمیوں کا بلوہ میں چالان کیا جس کیلئے ۹۔ جنوری ۱۹۰۶ء مقرر تھا فریق ثانی نے بھی آجکل کے دستور کیموافق ایک بالمقابل دعویٰ کیا تھا اس کی تاریخ پیشی بھی ۹ جنوری ۱۹۰۶ء ہی تھی چنانچہ ہر دو مقدمات بمقام بٹالہ بعدالت سردار غلام حیدر خان صاحب اے ۔ ای ۔ سی پیش ہوئے ۔ فریق ثانی نے جو مقدمہ کیا تھا ۔ اس میں حضرت حکیم الامتہ اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی ملزم گردانا تھا ۔ مگر خدا تعالیٰ نے راستی کا بول بالا کیا اور عدالت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا مستغیث کے اپنے بیان اور اس کے گواہوں کے بیان سے یہ مقدمہ سراسر بے بنیاد پایا گیا اور اسلئے خارج ہوا ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔ دوسرا مقدمہ جو پولیس نے چالان کیا تھا اسمیں کل ملزموں پر فرد جرم لگ چکا ہے ۔ آئندہ تاریخ ۲۲ ۔ جنوری مقرر ہوئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ رحم

ڈائری

۲۶ ۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ وقت صبح ۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ فرمایا ۔ مدرسہ کے متعلق اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے ۔ فرمایا ۔ میں چاہتا ہوں ۔ کہ ہماری جماعت کے واسطے ایسے لوگ طیار ہونے چاہئیں ۔ جن کو واقعی دین کی خبر ہو ۔ اور اس لائق ہوں کہ بیرونی حملات کو دور کر سکیں ۔ اور اندرونی بدعات اور جہالت کا انسداد کر سکے ۔

وقت ابتلاء یہ ایک بڑے ابتلاء کا وقت ہے ۔ ہر طرف سے ہم کافر ٹھہرائے گئے ہیں ۔ اور سب کے درمیان ہم کراہت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں ۔ حال کے مخالف علماء کا یہ فتویٰ ہے ۔ کہ ہم ان کے قبرستان میں داخل ہونے کے لائق بھی نہیں ہیں ۔ اندرونی قوم کا یہ حال ہے ۔ اور بیرونی قومیں اور مذاہب سب کی سب ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ بُرا جانتے ہیں ۔ اور ایک قسم کی ذاتی عداوت ہمارے ساتھ رکھتے ہیں ۔ جو اسلام کے دیگر فرقوں کے [illegible] ان کو نہیں ہے ۔ پادریان کے سینے پر ہماری جماعت ایک بھاری پتھر کی طرح ہے ۔ اور آریوں کو بھی سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ ان لوگوں کو بخوبی معلوم ہو گیا ہے ۔ کہ کمر بستہ ہو کر وساوس اور اعتراضات اور کفر کے طریقوں کو دور کرنا صرف اس جماعت کا کام ہے ۔ اور دوسرے کا نہیں ۔ اس کا سبب یہ ہے ۔ کہ ہم میں نفاق نہیں ۔ جو لوگ خاص خدا کے واسطے کام کرتے ہیں ان کا کام منافقانہ ہوتا ۔ اور وہ ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملاتے ۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں ۔ کہ ہم کس طرح اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے ہیں ۔ اس واسطے ہم انہیں طبعاً بُرے لگتے ہیں ۔ فطرتاً دلوں کا عکس ایک دوسرے پر پڑتا ہے ۔ ایک بکری کے بچے کو اگر شیر کے پاس باندھ دیا جاوے ۔ تو خواہ اس بچے نے ساری عمر بھی شیر کو پہلے نہ دیکھا ہو ۔ پھر بھی فطرتاً وہ اس سے خوف زدہ ہو جائے گا ۔ ہمارے مخالفین کی فطرت یہ گواہی دیتی ہے ۔ کہ اگر کسی روز ان کے مذہب کا استیصال ہوگا ۔ تو اسی جماعت کے ہاتھوں ہوگا ۔ اور درحقیقت سچ یہی ہے ۔ جو بات آسمان سے نازل ہوتی ہے ۔ وہ در پردہ نہیں رہتی ۔ بلکہ اس کا اثر تمام دنیا پر پڑتا ہے ۔ کافر کا دل محسوس کر لیتا ہے ۔ کہ کفر توڑنے والا کون ہے جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ۔ تو جس قدر دشمنی آپ کے ساتھ کی گئی ۔ اور آپ کو دُکھ اور تکالیف پہنچائی گئیں ۔ اس قدر مخالفت مسیلمہ کذاب کی نہیں ہوئی ۔ اس کا سبب یہی تھا ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کفر بدعات اور شرک کا استیصال کرتے تھے ۔ اور مسیلمہ تو خود ہی کافر تھا ۔ حق کی بات من جانب اللہ ہوتی ہے ۔

اس وقت ہم غریب اور بے کس ہیں ۔ اور خدا کے سوائے اور کوئی ہمارا ساتھی نہیں ۔ ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے ۔ کہ یہ قوم نابود کر دیجاوے ۔ بیرونی لوگ مقدمات بناتے اور اندرونی لوگ ان کے ساتھ سازش میں شریک ہوتے ہیں ۔ سب ایک ہی رنگ میں مخالف ہیں اور سب ہمارا استیصال چاہتے ہیں ۔ لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے ۔ جو براہین احمدیہ میں آج ۲۵ برس پہلے سے شائع ہو چکا ہے ۔ کہ خدا اس جماعت کو کفار پر قیامت تک غلبہ دے گا ۔ کفار سے مراد اس سلسلہ حقہ کے انکار کرنے والوں سے ہے ۔ خواہ وہ اندرونی ہوں ۔ خواہ بیرونی ہوں ۔ ہم مطمئن ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں ۔ اور وہ ایک دن ضرور پورے ہوں گے ۔ ان کو کوئی روک نہیں سکتا ۔ لیکن دنیا جائے اسباب ہے ۔ جیسا کہ جسمانی دنیا میں دیکھا جاتا ہے ۔ کہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کرنے کے واسطے سعی کرتے ہیں ۔ اگرچہ فصل آسمانی بارش سے پکتا ہے ۔ تاہم قلبہ رانی تخم ریزی وغیرہ اسباب کا مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ جس طرح اوائل اسلام میں آنحضرت کی قوت قدسیہ نے ہزاروں باخلاص اعلیٰ درجہ کے بنائے تھے ۔ ایسے مخلصین سے کام بنتا ہے

مگر یہ سچ ہے ۔ کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے مخلصین جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے تھے ۔ کسی اور نبی کو نہیں ملے ۔ حضرت موسےٰ کے ساتھی وہ تھے ۔ کہ ہمیشہ بغاوت اور سرکشی پر آمادہ رہتے ۔ ایک دفعہ کہنے لگے ۔ جا تو اور تیرا خدا لڑائی کرو ہم تو یہ بیٹھے ہیں ۔ ساری توریت میں ان کی تعریف میں کوئی ایسا کلمہ نہیں ۔ جیسا کہ آنحضرت ۔ کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ خدا ان سے راضی ہوا ۔ بلکہ توریت میں ہر جگہ موسیٰ کی اُمت کو سرکش اور ٹیڑھی قوم اور اس قسم کے الفاظ سے بلایا گیا ہے ایسا ہی حضرت عیسےٰ کے دوست تھے ۔ ایک نے تیس روپے کے لالچ پر اپنے نبی کو پکڑوا دیا ۔ دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر لعنت کی ۔ حضرت عیسیٰ بھی افسوس کیا کرتے تھے کہ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہوتا تو تم یہ کر لیتے اور وہ کر لیتے ۔ ان انبیاء کا اپنا اقرار ہے کہ انکو ایسی جماعتیں میسر نہ آئیں جو مخلصین کی ہوں ✦ اس کا سبب یہ تھا ۔ کہ ان لوگوں میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جو آنحضرت صلعم میں تھی ۔ میرا دعویٰ ہے ۔ کہ آدم سے لیکر اخیر تک کسی نبی کو ایسی قوت قدسیہ نہیں دیگئی ۔ جو آنحضرت صلعم کو عطا کیگئی تھی اور افسوس ہے کہ ایسی جماعت ہمکو بھی نہیں ملی جب ہم کسی امر کا فیصلہ کر دیتے تھوڑے ہیں جو انشراح صدر کیساتھ اس کو قبول کر لیں لیکن آنحضرت کے فدائی ایسے تھے کہ انھوں نے اپنی جانیں دیدیں ✦

ا؎ جھوٹے کی مخالفت بہت نہیں ہوتی ۔ اور سچے کی مخالفت بہت ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ کاذب کے معاملہ میں خود شیطان کا حصہ ہے اور صادق کے معاملہ میں شیطان اپنی تمام فوجوں کو جمع کر کے سارے زور کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے آمادہ ہو جاتا ہے ۔ (ایڈیٹر)

مولوی صاحب مرحوم

ایام جلسہ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء باہر بہشتی مقبرہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے۔ جب اوائل میں میرے پاس آتے تھے۔ تو سید احمد کے معتقد تھے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری ان کی گفتگو ہوتی۔ جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے۔ اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی۔ مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن علانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں۔ کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے۔ کہ اگر ہم دن کو کہتے۔ کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے۔ کہ سورج ہے۔ تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے۔ ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے۔ ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ اصحاب الصفہ میں سے ہو گئے تھے۔ جن کی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے اپنی وحی میں کی تھی۔ ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گذری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑی تھی۔ کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں میں ان کو ایک نوکری دو سو روپیہ ماہوار کی ملتی تھی۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گذار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ اسلام پر جو بیرونی (اندرونی) حملے پڑتے تھے۔ ان کے اندفاع میں اپنی عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔ ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔ "مسلمانوں کا لیڈر" غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا۔ کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔ جس کے ساتھ دنیا کی ملونی ہوتی ہے۔ اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ انجام نیک ان کا ہوتا ہے جو فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ خدا کو راضی کریں خاک ہو جائیں گے

غیر مذاہب فرمایا ہمیں کسی کے ساتھ بغض و عداوت نہیں۔ ہمارا مسلک سب کی خیر خواہی ہے۔ اگر ہم آریوں یا عیسائیوں کے برخلاف کچھ لکھتے ہیں۔ تو وہ کسی دلی عناد یا کینہ کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اس وقت ہماری حالت اس جراح کی طرح ہوتی ہے جو پھوڑے کو چیر کر اس پر مرہم لگاتا ہے۔ نادان بچہ سمجھتا ہے کہ یہ شخص میرا دشمن ہے اور اس کو گالیاں دیتا ہے۔ مگر جراح کے دل میں نہ غصہ ہے نہ رنج نہ اس کو گالیوں پر کوئی غضب آتا ہے۔ وہ ٹھنڈے دل سے اپنی خیر خواہی کا کام کرتا چلا جاتا ہے

مدرسہ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس جگہ طلباء کا اگر پڑھنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں اگر رہے وہ مشرق مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے طیار ہونے چاہئیں۔ جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں۔ اور لوگوں کو راہ راست پر لاویں۔

دو رشید لڑکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم + بحضور فیض گنجور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور کی کل تقریر سنکر میں نے پختہ عہد کیا ہے کہ میں آئندہ دنیا کے واسطے ہرگز نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ آج سے میں اپنی زندگی کو دین کے واسطے وقف کرتا ہوں اور حضور کے منشا کے مطابق دینی تعلیم اور صرف انگریزی زبان اور سنسکرت پڑھوں گا۔ اور اس کے بعد اگر زندگی نے وفا کی۔ تو محض للہ دین کی خدمت میں زندگی بسر کروں گا۔ پر چونکہ انسان کمزور ہے۔ اور بچپن اور بھی کمزور کرتا ہے لہذا اس تحریر کے ذریعہ میں حضور سے اس عہد اور ارادہ پر قائم رہنے اور اس کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی استدعا کرتا ہوں۔

حضور کا غلام۔ خاکسار غلام حسین ولد میاں محمد یوسف اپیل نویس مردان پشاور۔ طالب علم جماعت فورتھ ہائی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان + ۲۷۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مفصلہ ذیل جواب عنایت فرمایا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں مطلع ہوا جزاکم اللہ خیرا خدا تعالیٰ اس راہ میں برکت دے اور اخیر تک اس راہ پر استقامت بخشے آمین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنا یہ ارادہ پرچہ الحکم و بدر میں شائع کرا دیں اور خدا سے ارادہ پر قائم رہنے کے لئے دعا کرتے رہیں والسلام

مرزا غلام احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بحضور فیض گنجور جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نہایت ہی عاجزانہ عرض ہے کہ بندہ اس جگہ نویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ لیکن حضور کی متواتر اور برکت والی دو روزہ تقریر سے بندہ کو بہت ہی اثر ہوا۔ اس واسطے حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ اپنے والدین کی رضامندی سے اپنی زندگی اللہ ہی کی راہ میں بڑی خوشی سے وقف کرتا ہے۔ ماشاء اللہ۔ اور جو علم حضور میرے لئے تجویز فرماویں وہی بندہ کو صدق دل سے منظور ہے۔ والسلام۔ درخواست دعا حضور کا تابعدار خاکسار عبدالرحمان ولد مستری قمر الدین احمدی بھیروی۔

جواب حضرت اقدس

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بہت عمدہ اور مبارک ارادہ ہے جزاکم اللہ خیرا۔ خدا اس میں برکت دے۔ یہ ارادہ معرفت الحکم و بدر شائع کر دیں۔ والسلام

مرزا غلام احمد

اوقات ریل

از ابتداء یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

صاحب افسر ریلوے سے ریل کی روانگی کے اوقات کی تازہ کتاب ہمارے پاس آئی ہے۔ جس میں سے قادیان میں آمد و رفت کے متعلق اوقات کو ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

بٹالہ سے لاہور امرتسر جانے کے اوقات ریل صبح ۹ بجے ۴۸ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۲۵ منٹ
شام ۸ بجے ۱۲ منٹ

بٹالہ سے گورداسپور پٹھانکوٹ جانے کے اوقات ریل صبح ۷ بجے ۵۷ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۴۹ منٹ
شام ۹ بجے ۴۸ منٹ

لاہور امرتسر سے آکر بٹالہ پہنچنے کے اوقات صبح ۹ بجے ۴۷ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۴۳ منٹ
شام ۹ بجے ۴۸ منٹ

پٹھانکوٹ گورداسپور سے آکر بٹالہ پہنچنے کے اوقات صبح ۹ بجے ۲۸ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۱۴ منٹ
شام ۷ بجے ۴۵ منٹ

امرتسر سے راولپنڈی جانے کے اوقات دوپہر ۱۱ بجے ۳۲ منٹ
شام ۸ بجے ۱۴ منٹ
صبح ۴ بجے ۵۳ منٹ
صبح ۴ بجے ۱۵ منٹ

امرتسر سے دہلی جانے کے اوقات شام ۸ بجے
شام ۹ بجے ۳۴ منٹ
صبح ۱۰ بجے ۴۰ منٹ
رات ۲ بجے ۴۰ منٹ
دوپہر ۱۲ بجے ۳۹ منٹ

بٹالہ سے قادیان ۱۱ میل ہے۔ یکہ اور ٹانگا سواری کے لئے مل سکتا ہے۔ کرایہ پورا یکہ قریباً ایک روپیہ۔ ٹانگا کا۔ بٹالہ میں رات رہنے کے واسطے اسٹیشن کے قریب دو سرائیں ہیں۔ ایک ٹم ٹم اور ایک ٹانگا جو بٹالہ اور قادیان کے درمیان کرایہ پر چلتی ہیں کارخانہ بدر کی ملکیت ہے۔

شرف بیعت۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم + برادرم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے دوست سید بادشاہ صاحب نے جو محکمہ ریلوے میں انجن ڈرائیور کا کام کرتے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کر لی ہے چنانچہ انکی بیعت منظور بھی ہو گئی ہے۔ براہ عنایت ان کا نام راولپنڈی کا پتہ اپنے اخبار گوہر بار میں شائع فرما دیں اور میرے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ استقامت میں ترقی بخشے۔ والسلام

شاہ دین اسٹیشن ماسٹر لارنس پور

بدر منیر
جمعتہ المبارک
مورخہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

سورۂ فتح

اس سورۂ شریف کی تفسیر لکھنے سے پہلے ان واقعات کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جن کی طرف اس سورۂ شریف کی آیات کا اشارہ ہے اس سے ناظرین کو ان آیات کے سمجھنے میں انشاء اللہ بہت مدد ملے گی۔

ہجرت کے چھٹے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک رؤیا دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہیں اور وہاں مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوئے ہیں۔ اور سر منڈاتے ہیں اور بال کترواتے ہیں۔ جیسا کہ مکہ معظمہ میں سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھوں سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ میں کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانوں کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس مبشر مکاشفہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے، کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا ایمان لا کر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کے ہو جانے پر پورا یقین کر کے ان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رؤیا کی سچائی پر یقین کر کے سفر مکہ کی طیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ وہ تو خدا کا وعدہ ہے۔ اور بہر حال پورا ہو گا۔ ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے۔ اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگوں نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپ نے پلیڈر کیوں کھڑا کیا اور اندر شادی کے موقعہ پر آپ نے خط و کتابت وغیرہ کوششوں میں کیوں حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہیں۔ جن کی کتب میں انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیریں موجود ہیں۔ مسلمانوں کے واسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے۔ اور عیسائیوں کے واسطے خود یسوع کی لائف میں بہت سے ایسے واقعات موجود ہیں یسوع بچہ ہی تھا۔ کہ اس کی جان بچانے کے واسطے اسے خفیہ طور پر ملک مصر میں لے گئے۔ اور پھر عین نبوت کے زمانہ میں جب دشمنوں سے خوف بڑھا۔ تو اپنے شاگردوں کو حکم کیا کہ کسو سے نہ کہنا کہ میں یسوع مسیح ہوں۔ پھر بزعم متی کی توریت کی پیش گوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدہی کا بچہ منگوایا تاکہ اس پر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے۔ تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل میں دل و جان سے مصروف

ہو جاتے ہیں اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلاں معمار یا فلاں مزدور نے بنوایا ہے۔ تاہم دانا لوگ جانتے ہیں کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ کے موتہہ کا حکم ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی۔ کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنیٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس طرح انجنیئر بادشاہ کا حکم پا کر یقین کر لیتا ہے کہ اب مجھے اس محل کے طیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائیں گے اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی اور میں کامیاب ہو جاؤں گا اور اس یقین کو ساتھ لے کر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہونے کے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھ کر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ اس کا خود پیش گوئی کے پورا کرنے میں مصروف ہو جانا۔ اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے۔ اگر اسے اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اس میں کچھ وہم یا وسوسہ ہوتا۔ تو وہ ہرگز اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا کسی کو اللہ تعالیٰ فرما دے کہ تجھے بچہ دیویں گے۔ اور تیری نسل سے ہو گا تو کیا وہ شکر نہ کرے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے۔ جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوا۔ کہ کفار مکہ جنگ کے لئے آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جس میں کسی کو ضرر ہو۔ پیش دستی نہ فرماتے تھے۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بمعہ دو اور اصحاب کے اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ میں جنگ کے واسطے نہیں آیا۔ صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں۔ اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤں گا۔ حضرت عثمانؓ جب کفار کے پاس پہنچے۔ تو انھوں نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کر لو اور واپس چلے جاؤ انھوں نے جواب دیا۔ میں اکیلا طواف نہیں کروں گا جب حضرت رسول کریم کریں گے۔ تو میں بھی کروں گا اسی قسم کی گفتگو میں قریش نے ان کو روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ ان کی نیت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسی وقت اسی کفار مسلمانوں پر آ کر شبخون کرنے لگے۔ مگر گرفتار ہو گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے ان سے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمانؓ چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیتوں کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انھیں کی پیش کردہ سب باتیں مان کر صلح کر لی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

پھر یہ کہ دوسرے سال آویں۔ دو تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ اور مسلمانوں کے ہتھیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ بھی کی تھی۔ کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ میں چلا جائے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر

مکہ میں آجاوے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دینگے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو۔ اس وقت مسلمانوں کی طرف ہو جائے اور جس کی مرضی ہو۔ اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اس کے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام وائل تھا۔ قریش کے عقد و عہد میں ہوا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون ادائے رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے آئے۔ اور اسی مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کر دی۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان فتح کی بنیاد تھی۔ شرائط صلح کے مطابق دوسرے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کعبہ کے واسطے گئے اور صرف تین دن قیام کر کے واپس چلے گئے۔

اس واپسی پر بعض کمزوروں کو ابتلا ہوا۔ اور ان کے دل میں وسوسہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا سچا ثابت نہیں ہوا۔ اور ایک منافق نے کہا کہ واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا رأینا المسجد الحرام۔ قسم ہے خدا کی ہم نے نہ سر منڈایا نہ بال کترائے نہ مسجد حرام کی زیارت ہوئی۔ پیش گوئی والی بات کوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہم ویسے کے ویسے ہی واپس جاتے ہیں۔ یہ اعتراض اسی قسم کا تھا۔ جیسا کہ آج کل بعض نادان اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے تو کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکی پیدا ہوگئی۔ جاہل جلدباز یہ نہیں سوچتا۔ کہ اس پیشگوئی میں کیا سال کی شرط تھی۔ کہ اسی سال حج ہوگا۔ یا اسی سال اور اسی حمل میں لڑکا پیدا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اسی سال تم زیارت کعبہ کرو گے۔ چنانچہ اگلے سال کعبہ کی زیارت ہوگئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیا کو اللہ تعالیٰ نے سچا کر کے دکھلا دیا۔ اور یہ پہلی دفعہ آپ کا عازم مکہ ہونا ایک بڑی بھاری فتح کی بنیاد ہوا۔ جیسا کہ آگے لکھا جاویگا۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر کفار کے پاس واپس آجاوے۔ تو کفار واپس نہ دینگے۔ اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجاوے۔ تو مسلمان اسے واپس دیدینگے۔ یہ شرط بعض کے دلوں میں بہت مشکل گذری۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں حرج نہیں۔ اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے۔ تو ہمیں ضرورت ہی کیا ہے۔ کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں۔ اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہے گا۔ تو وہ دوسروں کے واسطے اسلام میں داخل ہونے کا موجب ہوگا۔ چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اس میں سراسر اپنا نقصان دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دینے کی درخواست دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس چلا جائے گا۔ اس کو ہم واپس نہ لیں گے۔

اور اس شرط کو بیچ میں سے نکال لینے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ قریش میں سے ایک شخص ابو بصیر نام مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینہ میں آگیا۔ کفار میں سے دو شخص اس کے پیچھے پیچھے آنحضرت ؐ کے پاس پہنچے۔ اور ابو بصیر کو واپس مانگا۔ آنحضرت نے معاہدہ کے مطابق ابو بصیر کو واپس کر دیا۔ ابو بصیر چار و ناچار واپس ہوئے۔ مگر کفار مسلمانوں کو سخت دکھ دیتے تھے۔ اور بڑے عذاب کے ساتھ مار ڈالتے تھے۔ یہ سارا نقشہ ابو بصیر کے سامنے تھا۔ راستہ میں ایک مقام ذوالحلیفہ نام پر جب پہنچے۔ تو وہاں آرام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے۔ ابو بصیر نے ان میں سے ایک کو اس کی تلوار کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ ذرا مجھے دکھا تو سہی۔ اس کافر کے سر پر موت سوار تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو ان کے شر سے بچانا تھا۔ اس نے اپنی تلوار کی تعریف سنکر اور تکبر میں آکر تلوار ابو بصیر کے ہاتھ دیدی۔ ابو بصیر نے تلوار کی جو تعریف کی تھی۔ اس کو سچا کر دکھایا۔ اور ایک ہی وار میں اس دشمن کا سر الگ کر دیا۔ دوسرا شخص ایسا بزدل تھا کہ وہ مارے خوف کے بھاگ نکلا۔ اور ابو بصیر واپس مدینہ میں پہنچ گیا۔ آنحضرت کو خبر ہوئی۔ تو آپ نے ایسے الفاظ فرمائی جن سے ابو بصیر کو یقین ہو گیا۔ کہ آنحضرت مجھے پھر گرفتار کرا دینگے۔ اس واسطے وہ مدینہ سے چل دیا تھا۔ مکہ تو نہ جا سکتا تھا۔ کیونکہ وہاں مسلمانوں کے واسطے امن نہ تھا۔ اس نے راستہ میں ایک جگہ دریا کے کنارے ڈیرہ ڈال دیا۔ دوسرے مسلمان بھی مکہ سے بھاگ کر اس کے ساتھ شامل ہونے لگے پہلے ابو جندل بن سہیل آئے۔ پھر اور آئے۔ رفتہ رفتہ وہاں ایک خاصی جماعت ہوگئی۔ جو کافر تاجر شام کو جاتا۔ راستہ میں اس کی خبر لیتے۔ کفار نے تنگ آکر حضرت کو کہلا بھیجا کہ ہم مسلمانوں کو واپس لینے کی شرط کرنے سے پشیمان ہیں ہم مسلمانوں کو لینے سے باز آئے۔ آپ ابو بصیر کو اور اس کے ساتھیوں کو حکم دیں۔ کہ وہ ہمارے قافلوں کے ساتھ تعرض نہ کریں۔ اور ان کو واپس بلا لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منظور فرمایا اور ابو بصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلوں کے ساتھ تعرض نہ کرو۔ اور واپس میرے پاس چلے آؤ۔ چنانچہ وہ واپس آگئے۔

وی پی نئے سال کی قیمت کے وصول کے واسطے ارسال ہونگے۔ وصول فرما مشکور کریں

تمباکو نوشی

لنڈن کا برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے۔ کہ تمباکو نہ صرف جسمانی طور پر مضرت بخش ہے۔ بلکہ طالب علموں کی دماغی ترقی بھی روکتا ہے امریکہ کی تقریباً تمام یونیورسٹیوں نے طلباء کے کالج کو تمباکو کے استعمال سے باز رکھنے کی کوشش کی ہے۔ بوسٹن یونیورسٹی نے سرکلر جاری کیا ہے کہ جو طالب علم تمباکو کے استعمال سے پرہیز نہیں کرتے ان کے نام کالجوں سے خارج کر دئے جاوینگے نیو یونیورسٹی اور چند اور دار العلوموں نے بھی یہی قاعدہ جاری کر دیا ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں ایک سرکاری ڈاکٹر نے نہایت غور اور احتیاط کے ساتھ نقشہ جات طیار کئے۔ تو تیرہ سو بتیس انڈر گریجوایٹ طلباء میں سے ایک سو ستر ایسے تھے۔ جو تمباکو سے متعرض تھے۔ اور گیارہ سو ستر استعمال کرتے تھے۔ اول الذکر اپنے دوسرے ہم سبقوں پر چار سال کے اندر ہر ایک بات میں سبقت لے گئے تھے۔ دس فیصدی وزن میں۔ اور ۲۴ فی صدی بلندی میں اور ۲۶ فیصدی سینہ کی کشادگی میں اور ۷۷ فی صدی پھیپھڑوں کے نشو و نما میں ترقی کر گئے تھے۔

علاوہ ازیں ایک پروفیسر کالج نے لیاقت کی حیثیت سے اپنے شاگردوں کو چار درجوں میں تقسیم کیا۔ بعد میں تحقیقات کی گئی۔ تو ہوشیار اول درجہ میں شامل کئے گئے تھے۔ ان میں سے کوئی تمباکو کو استعمال کرنے والا نہ تھا۔ اور جو سب سے نیچے درجے میں شمار کئے گئے تھے۔ وہ تقریباً سب ہی تمباکو پینے والے تھے۔ غرضکہ یہ امر بہمہ وجوہ پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ تمباکو استعمال صحت کے واسطے مضر ہے۔

ڈاکٹر نکلسن صاحب کا قول ہے۔ کہ تمباکو استعمال صحت کے واسطے سخت مضر ہے وہ کفایت شعاری اور صفائی کا دشمن ہے۔ سانس کو ہمیشہ کے لئے کثیف کر دیتا ہے اور ہاضمہ کو بگاڑتا ہے اور ذہن کو خراب کرتا ہے۔

جو لوگ سگرٹ سگار پینے کے عاشق ہیں وہ اس کو غور سے پڑھیں۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اس میں پانچ چیزیں مخلوط ہوتی ہیں۔ جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ اول تمباکو کا تیل۔ دوسرا اس کاغذ کا عرق جو اس کے اوپر لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ تیسرا سنکھیا۔ جو اس غرض سے ملایا جاتا ہے۔ کہ دھواں سفید نکلے۔ چوتھا۔ شورا جس سے یہ مدنظر ہوتا ہے۔ کہ تمباکو گر نہ پڑے۔ پانچویں۔ افیون تاکہ پینے کے ساتھ ہی دماغ میں نشہ پہنچ جائے

(ہندوستانی)

بدر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمباکو نوشی کو بہت کراہت اور نفرت سے دیکھتے ہیں۔

اَلمُفتی

اس کالم مین نمبروار ان اختلافی مسایل فقہ کے متعلق بطور سوال و جواب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم اور عمل کو لکھا جائے گا۔ جن کے متعلق لوگ اکثر سوال کیا کرتے ہین۔

سوال ۱ وتر پڑھنے کا کیا طریق ہے۔

جواب ۔ حدیث شریف کے مطابق وتر اور مغرب کے فرائض مین فرق کرنا ضروری ہے۔ اس کے واسطے حضرت مسیح موعود کا طریق یہ ہے۔ کہ آپ پہلے دو رکعت پڑھتے ہین اور سلام پھیرتے ہین۔ پھر معاً اٹھکر ایک اور پڑھتے ہین۔

سوال ۲ وتر کس وقت پڑھنے چاہئین

جواب ۔ وتر پہلی رات کو پڑھ لینا بہتر ہے۔ پچھلی رات بھی پڑھے جا سکتے ہین۔ بہتر یہی ہے۔ کہ پہلی رات پڑھ لئے جاوین۔ حضرت مسیح موعود کا یہی طریق عمل ہے۔ کہ آپ پہلی رات کو پڑھ لیا کرتے ہین

سوال ۳ ۔ سفر مین وتر کے کتنے رکعت پڑھنے چاہئین

جواب ۔ سفر و حضر مین وتر کے واسطے تین رکعت ضروری ہین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سفر مین بھی وتر کے تین رکعت بعد نماز عشار پہلی رات کو ضرور پڑھا کرتے ہین۔

سوال ۴ ۔ ضرورت کے وقت کون کون سی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

جواب ۔ ضرورت شرعیہ کے وقت ظہر اور عصر کی نماز جمع ہو سکتی ہے اور مغرب اور عشار کی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

سوال ۵ ۔ نماز جمع کے وقت سنتون کی رکعتین پڑہنی ضروری ہین یا نہین۔

جواب ۔ نمازین جمع کی جائین۔ تو پہلی اور پچھلی دونون سنتین معاف ہوتی ہین اور کوئی پڑھ لے۔ تو ممنوع نہین۔ نماز ظہر و عصر کے لئے جمع کے وقت حضر مین چار اور چار آٹھ رکعت اور نماز مغرب و عشار کے لئے جمع کے وقت تین اور چار سات رکعت ان فرضون کے پڑھنے ضروری ہین عشار کے ساتھ تین وترون کا پڑھنا ضروری ہے۔

سوال ۶ نماز تہجد کے واسطے کے رکعتین ہین۔

جواب ۔ دو چار آٹھ یا زیادہ جسقدر آدمی توجہ کے ساتھ حضور قلب کے ساتھ خشوع خضوع کے ساتھ نماز ادا کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہی عمل ہے۔ کبھی کم از کم دو ہی پڑھ لیتے ہین اور زیادہ بھی پڑھتے ہین

تعبیر الرویاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادر مکرم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین کچھ دنون سے ریاست قلات کی جانب سے حدبندی فیمابین ریاست قلات و ریاست لسبیلہ کے کام پر سپیشل ڈیوٹی پر ہون اس واسطے بباعث بُعد مسافت الحکم اور بدر عموماً دیر سے ملتے تھے ۱۹- اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جبکہ مین مقام سون میانی علاقہ لسبیلہ مین پونچا تو میرے ایک عزیز دوست نے جو وہان کے بمنزلہ نائب تحصیلدار ہین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت بہت کچھ حسن عقیدت رکھتے ہین مخدومی مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے متعلق مجھے اطلاع دی۔ جو انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر نہایت صبر اور سکوت کے ساتھ سنی گئی۔ چونکہ مولانا مرحوم کی حدت طبع کے ساتھ مجھے کچھ قدرتی مشارکت معلوم ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ جسقدر مضامین مولانا ممدوح کے قلم کے لکھے ہوئے الحکم یا بدر مین کبھی کبھی طبع ہوتے تھے۔ مین ان مضامین کو بالتخصیص کئی کئی مرتبہ پڑہا کرتا تہا۔ اور ہر ایک مرتبہ مین اس سے نیا لطف پاتا تہا۔ چنانچہ اس نیچرل لگاؤ اور انس کی اطلاع ایک موقعہ پر بذریعہ تحریر مین نے مولانا ممدوح کی خدمت مین بہی عرض کر دی تہی۔ اس لئے مولانا ممدوح کی وفات حسرت آیات کی بابت بتقاضائے بشریت غیر محسوس طریق سے قلب پر اثر ہوتا گیا۔ اور اسی قسم کے خیالات مین مستغرق ہو کر رات کو سوتے وقت اللہ تعالی سے دعا کی کہ اس واقعہ کی اصلیت پر مجھے اطلاع بخشی جاوے چنانچہ رات رویا مین مین نے دیکھا کہ ایک موقعہ پر بہت سے آدمیون کا مجمع ہے۔ جس مین مخدومی مولانا نورالدین صاحب بھی ہین۔ مولوی عبدالکریم صاحب پورے طور پر تندرست اور موزون صورت مین فربہ اور بہت خوشنما معلوم ہوتے ہین۔ آپکا لباس عمدگی مین نہایت اعلے ہے۔ دستار اور شلوار بالکل نئی اور سفید ہے لُدھیانہ کلا تھہ کی قسم کا چمکتا ہوا کوٹ زیب تن ہے۔ کوٹ کے اُوپر سفید دوپٹہ اوڑہا ہوا ہے۔ جو بغل کے نیچے سے ہو کر گذرا ہے ہاتھ مین ایک لمبا عصا ہے۔ آپ کا چہرہ دلفریب صورت مین گوشت سے بھرا ہوا ہے اور داڑھی اس پر نہایت بھلا معلوم ہوتی ہے۔ جس کے بال اس طرح سے چمکتے ہین جیسا کہ خضاب کے بعد تیل لگانے سے چمکا کرتے ہین۔ آپ متانت اور جلال کے ساتھ آنکھین نیچی کئے ہوئے اجیسا کہ کوئی بڑا بارعب اور مقتدر فرمانروا کرتا ہو۔ میٹھا سا تبسم فرماتے ہوئے اس مجمع مین آ گئے ہین۔ سب اہالیان مجمع نے سرو قد کھڑے ہو کر آپ کو تعظیم دی ہے اور مین تو ٹکٹکی باندھ کر مولوی صاحب کی ایسی مقبول اور دلربا صورت کو دیکھنے مین مصروف ہو گیا ہون (اب بھی اس واجب التعظیم صورت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر رہا ہے) استنے مین مولانا نورالدین صاحب نے ایک موزون فربہ اندام شخص سے مولوی صاحب کو اس طرح پر انٹروڈیوس کرایا ہے۔ کہ "یہ صاحب کانفرنس کے پریذیڈنٹ ہین" مولوی صاحب نے اس سے مصافحہ کیا۔ پھر ایک دوسرے سفید پوش آدمی نے مولوی صاحب سے ہاتھ ملایا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ کون ہے۔ پھر ایک تیسرے شخص سے جس کے کپڑے کچھ میلے تھے۔ یہ کہکر کہ "حضرت سلامت" خود مولوی صاحب نے مصافحہ کیا۔ بعدہٗ سب لوگ بیٹھ گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے مولوی نورالدین صاحب کے پاس بیٹھکر ان سے کہا کہ "کل نماز جماعت آپنے کرانا اور مثنوی کے کچھ اشعار پڑھنا" مین بہی مولوی عبدالکریم صاحب سے ملنے کی اجازت مولوی نورالدین صاحب سے مانگتا الا مولوی صاحب سے مصافحہ کرنے کی نوبت نہین آئی۔ مین چارپائی پر لیٹا ہوا اس جماعت مین سے ایک پوچھتا ہون کہ "مولوی عبدالکریم کیسے ہین" مجھے جواب مین کہا جاتا ہے۔ کہ "وہ تو چل بسے یعنی کل ہی تو فوت ہو گئے" یہ سنکر مین رونے لگ گیا۔ اور میری ہچکی بندھ گئی

اس سے بعد جلدی ہی جب میری آنکھ کھلی۔ تو مین نے گھڑی دیکھی۔ ۲½ بجے رات کا وقت تھا۔ پھر یہ تمام حالات اسی وقت قلمبند کر لئے۔ تاکہ صحت کے ساتھ یادداشت مین قایم رہ سکین۔ آج کراچی مین پونچکر آپکا بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء ملا جس مین مولانا مرحوم کی وفات کا ذکر تھا۔ وقت وفات کے عین مطابقت نے اور بہی دل پر اثر کیا۔ یہ حالات بغرض تعبیر آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی مولانا مرحوم کو جنت الماوی مین جگہ بخشین۔ آمین ثم آمین

آپکا صادق خاکسار قاضی نظیر حسین احمد مقام کراچی

یہ خواب حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے خاتمہ بالخیر اور جنتی ہونے پر دلالت کرتا ہے (ایڈیٹر)

تصدیق بالرؤیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ السلام علیکم۔ عرصہ ہوا کہ میرے بہائی کو اس سال شالامار باغ کے میلہ مین بوقت مین یہ شعر اس طرح جیر نازل ہوئے کہ جناب مسیح موعود حضرت مرزا صاحب ان کے پاس آئے ہین اور آپنے اسکو فرمایا کہ مین کون ہون وہ جواب اس کلام پر دیتا ہے۔ پہلے وہ بالکل حضرت صاحب کو مسیح نہیں مانتا تہا۔ ہے وہ غلام احمد ایک اعلیٰ شان ہے جو مسیح قادیان ہے اور مسیح آسمان ہے ٭ وہ بنکر ایلی آیا زمین پر ہے او عزیز دیکھ کہ یہ راز نہان ہے انہین کو ملگئی سبقت جہان پر ہے انہین کے ہاتھ مین ساری عنان ہے اس کے بعد اس نے حضرت صاحب کی خدمت مین خط بیعت کا روانہ کیا۔ شیخ غلام محمد صاحب مختار عدالت انارکلی لاہور۔ میان محمد لطیف صاحب کلرک چھاپہ خانہ سرکاری یعنی گورنمنٹ پریس انگریزی لاہور کے نام اخبار بدر بمیرے کارڈ پر ضرور روانہ فرماتے ہین۔ ان کی اجازت سے لکھتا ہون ۔ والسلام

نبی بخش لاہور خریدار نمبر ۵۷

بدر- صادق- ۱۲- جنوری ۱۹۰۶ء

سالِ گذشتہ

۱۹۰۵ء۔ گذر گیا۔ اور خدا کی عجیب قدرتوں کے عجیب تماشے دکھا گیا۔ جو خدا کے سعید بندوں کے واسطے موجب ہدایت اور ازدیاد ایمان ہوئے۔ اور شقی سیاہ دلوں کے واسطے باعث بدبختی و بدنصیبی ہوئے۔ بہت سے سال دنیا میں آتے ہیں۔ اور چلے جاتے ہیں۔ اور ان میں چنداں ایسے امور اور حادثات پیدا نہیں ہوتے۔ کہ تاریخی کتب میں ان کے واسطے کوئی جگہ قائم رہ جاوے۔ لیکن بعثت و ظہور انبیاء کے سنین کسی کی خوش قسمتی اور کسی کی بدقسمتی کے واسطے تاریخ زمانہ پر ایسا گہرا نشانہ لگاتے ہیں۔ کہ قیامت تک مٹنے میں نہیں آتا۔ مصر میں بیسیوں بادشاہ ہوئے۔ سب کا لقب فرعون ہی تھا۔ جیسا کہ بادشاہ روس کا نام زار ہے۔ مگر حضرت موسےٰ کی بعثت نے اس زمانہ کی تاریخ کو ایسی شہرت اور یادگاری بخشی۔ کہ آج دنیا کا فرعون کا لفظ سنتے ہی جھٹ اس بادشاہ کی طرف خیال چلا جاتا ہے۔ جو خدا کے بندے حضرت موسےٰ کا تعاقب کرنے کے سبب غرق آب ہوا تھا۔ غرض نبیوں کا زمانہ تاریخی لحاظ سے ایک بڑی عظمت کا زمانہ ہوتا ہے نہ صرف اس لیئے کہ ان کی آمد اہل زمانہ کے مذہبی خیالات میں ایک تغیر عظیم پیدا کرتی۔ بلکہ اس سبب سے بھی کہ ان کے آنے سے زمین و آسمان کے حالات میں ایک غیر معمولی سماں دکھائی دیتا ہے۔

۱۹۰۵ء نے ان عجائبات اور تاریخی حادثات سے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ سب سے اول زلزلہ ہی کو دیکھو۔ جس نے تختۂ زمین کو پہلے ملک ہند میں جو مذہبی دنیا کا سب سے بڑا نمائش گاہ ہے اور پھر اٹلی میں جو اس وقت کی ملکی طاقتوں کا مذہبی مرکز ہے۔ اس زور سے ہلا دیا۔ کہ آج تک تمام دنیا کے اہل الرائے اس کو ایک قیامت کا نمونہ کہتے چلے آتے ہیں۔ ایک عیسائی ایک اپنے تازہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ "اس (۱۹۰۵ء) کے آثار صدیوں تک قائم رہیں گے۔ ۴- اپریل والا زلزلہ آئندہ پشتوں کے لیے بھی ایک دردانگیز واقعہ ہوگا۔ جس نے ہزاروں خاندانوں کا نام و نشان صفحہ ہستی سے معدوم کر دیا۔ ۔۔۔ کتنی عالیشان عمارتیں سطح زمین سے جا ملیں ۔۔۔ جس کی یاد سے بھی جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے"۔ ایسا ہی ایک آریہ اخبار ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے کہ "ہمیں ایک ایسی مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑا جس کی مثال پچھلی چند صدیوں کی آریہ ورت کی تواریخ میں نہیں ملتی"۔ یہ تو سب مانتے ہیں کہ اس زلزلہ کی شدت تباہی کا اثر بہت سخت تھا۔ اور ساری دنیا پر کسی نہ کسی رنگ میں اس کا اثر پڑا۔ لیکن بعض نادان سوال کرتے ہیں کہ اس میں نشان کیا ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس میں نشان اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ہے۔ جو حضرت مسیح نے کئی بار پہلے صاف لفظوں میں کی تھی۔ اور پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے۔ جو پہلے سے قرآن شریف میں درج ہے۔ پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے جو آئندہ کے ایک بڑے زلزلے کے متعلق کی جا چکی ہے۔ چونکہ یہ سب باتیں اسی اخبار میں کئی دفعہ بالتفصیل ذکر ہو چکی ہیں۔ اس واسطے اس جگہ دہرانے کی ضرورۃ نہیں۔

یہ ایک بہت بڑا نشان ۱۹۰۵ء کا تھا۔ جس کی خبر بجلی کی طرح اور بجلی کے ذریعہ سے تمام دنیا میں ایک دفعہ پھیل گئی تھی۔ اس واسطے میں نے اس کو پہلے ذکر کیا۔ لیکن دراصل ۱۹۰۵ء کا پہلا نشان اس عظیم الشان فتح کا نشان تھا۔ جو افتتاح سال کے ساتھ ہی ظہور پذیر ہوا تھا۔ جس میں تمام مخالفین اور معاندین نے ہر قسم کی جانی اور مالی سر توڑ کوششوں کے بعد ایک بڑی بھاری ناکامی کا منہ دیکھا۔ اور خدا نے اپنے بندے کی نصرت کی۔ اور ۷- جنوری ۱۹۰۵ء کو امرتسر کے سیشن جج نے ہمارے حق میں مقدمہ کا فیصلہ سنا کر دشمنوں کو روسیاہ کر دیا۔ اس مقدمہ میں مولوی لوگوں نے بڑے بڑے زور لگا کر گواہیاں دیں۔ اور خدا کے مسیح کی مخالفت میں یہ بھی کہا۔ کہ زنا، چوری، جھوٹ کوئی بھی بدی انسان کرے۔ وہ متقی کا متقی رہتا ہے۔ اور ہر حیلے جائز اور ناجائز سے خدا کے مسیح پر حملہ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں اور الہامات کے مطابق جو پہلے سے شائع کئے جا چکے تھے۔ آخر فتح حضرت حجۃ اللہ ہی کی ہوئی۔ اگرچہ اس مقدمہ نے بہت طول پکڑا۔ اور دور دور کے گواہوں کے سبب اور مقدمہ کے جہلم سے گورداسپور تبدیل ہونے کے سبب اور ایک دفعہ رائے چندولال صاحب کو جن کے پاس پہلے مقدمہ تھا۔ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی سے واپس منصف ہو کر گورداسپور بدل جانے کے سبب اور پھر نئے مجسٹریٹ لالہ آتمارام صاحب کے کچھ دن آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہنے اور دوران مقدمہ میں ان کے دو لڑکوں کے مر جانے پر کچھ رخصت لینے اور بعض دیگر ایسے وجوہ کے سبب جو پیش آتے رہے۔ مقدمہ میں التوا ہوتا رہا۔ اور بار بار گورداسپور جانا پڑا۔ اور اس التوا میں دشمن بہت سی بد خبریں اڑاتے رہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر کامیابی خدا کے مسیح کو ہوئی۔ عاجز کو یہ فخر حاصل کہ اس مقدمہ کے تمام سفروں میں حضرت مسیح کے ہم رکاب رہا۔ اور بہت سے نشانات کا چشم دید گواہ ہوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب خدا انہیں دین میں کمال عطا کرے۔ اس مقدمہ میں اول سے آخر تک وکیل تھے۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بھی ان کے ہمراہ وکیل تھے۔

پھر تیسرا بڑا نشان جو اس میں پورا ہوا۔ وہ طاعون کا تھا جس نے پہلے سے بہت زیادہ ہندوستان کے مختلف حصوں کی صفائی کی۔ یہ نشان کئی سالوں سے ہندوستان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے درپے ہے اور صدہا بلکہ ہزارہا خوش قسمت لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کی طرف کھینچ لایا ہے۔ مگر ہنوز ان سمجھنے والوں کی تعداد اس سے زیادہ نہیں۔ کہ ان کو قلیل من عبادی الشکور کا مصداق گردانا جائے۔

پھر چوتھا بڑا نشان سیلاب عظیم کا تھا۔ جو ہندوستان کے مختلف مقامات پر ماہ۔ اگست ستمبر میں اس زور سے آیا کہ کئی گاؤں غرق ہو گئے۔ اور ہزارہا جانیں آدمیوں کی اور مال مویشیوں کی تلف ہو کر دوسروں کے واسطے عبرت کا موجب ہوئیں۔

اس کے علاوہ اور صدہا نشان وقوع میں آئے۔ جن کے گواہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔

مثلاً میر ناصر نواب صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ میاں محمد اسحٰق کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ ڈاکٹر کا بیماری کو نہایت خطرناک بیان کرنا۔ حضرت کو اس کی صحت کے متعلق الہام ہونا۔ اور اس کے مطابق عزیز کا جلد شفایاب ہونا۔ برادر محمد افضل کی وفات کے متعلق پہلے سے الہام ہونا۔ پھر باغ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ آپ نے اپنی وصیت بھی لکھ دی۔ اور پھر حضرت کے پہلے بیان کردہ الہام کے مطابق شفا پانا۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کے متعلق امتحان اسسٹنٹ سرجنی میں پاس ہونے کی پہلے سے بشارت دینا اور پھر اس کے مطابق واقع ہونا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے متعلق چھ ماہ پہلے الہام ہونا۔ اور پھر ایام بیماری سے چند روز پہلے اور ایام بیماری میں ایسے الہامات کا متواتر نازل ہونا۔ جن سے مرحوم کی وفات کی صراحت تھی۔ اور مولوی صاحب مرحوم کے سرطان سے شفا پانے کے متعلق الہامات کا ہونا اور پھر اس کے مطابق واقعہ ہونا۔ دہلی جانے سے پہلے دروازے بند کا خواب دیکھنا اور پھر ایسا ہی واقعہ ہونا۔ دہلی میں ایک غمناک امر کی طرف اشارہ پانا۔ اور میر صاحب کا بیمار ہونا۔ امرتسر میں جھگڑہ افساد کے متعلق رؤیا دیکھنا اور پھر ہال میں ناپاک لوگوں کا شرارت کرنا۔ پیشگوئی کے مطابق نئے مہمان خانہ کا طیار ہونا۔ غرض جو لوگ قریب رہتے ہیں وہ خود اس ایک سال میں اس قدر نشانات دیکھ چکے ہیں۔ کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور عالم الغیب ہونے اور ایک قادر خدا ہونے کے دلائل اور یقین کا ایک بڑا مجموعہ ہے اگر اس سال کے تمام نشانات کو بالتفصیل لکھا جاوے۔ تو ایک بڑی کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ یہ سب باتیں اپنے اپنے موقعہ پر درج اخبار ہو چکی ہیں۔

نئے خطابات | اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مفصلہ ذیل پانچ نئے ناموں سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب و معزز فرمایا۔

(۱) عبد القادر

(۲) محمد مفلح

(۳) ابن رسول اللہ

(۴) قمر
(۵) شمس

یہ سب نام اپنے مضمون کے اندر حضرت مرزا صاحب کے اس سچے تعلق عبودیت اور رسالت کو ظاہر کرتے ہین۔ جو آپ کو اپنے حقیقی محسن رب کے ساتھ ہے۔ جو سب باتون پر قادر ہے۔ اور آپ کے اس باطنی تعلق کو ظاہر کرتے ہین۔ جو کہ آپ کو خاتم الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ حقیقی اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی لوگ ہین۔ جو آپ کے روحانی فیض سے بہرہ ور آپ کے حقیقی وارث اور جانشین بنتے ہین۔ اور آنحضرۃ کی مطابقت مین ایسے محو ہو جاتے ہین۔ کہ بس محمد ہی بن جاتے ہین اور اسی واسطے ان کو خدا کی طرف سے کامیابی کا تمغہ ملتا ہے۔ کیونکہ محمد کے سوائے کوئی دوسرا اس زمین پر مفلح نہین ہو سکتا۔ یہ اس دنیا کا چاند ہے۔ جو سورج کی روشنی سے فیض حاصل کر کے خلقت کو ہدائت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو نادان اس حقیقی نور کو نہین پہچانتے۔ ان کے واسطے شمس بن کر انھین ان کا چاند دکھلا دیتا ہے۔

تازہ تصانیف اس سال مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نو تازہ تصانیف بصورت اشتہارات شائع ہوئین۔ جو سب کی سب اخبار بدر مین وقتاً فوقتاً درج ہو چکی ہوئی ہین۔ ان مین سے سب سے پہلی کا نام بھی الوصیت تھا۔ اور سب سے آخری کا نام بھی الوصیت ہی ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے

۱۔ الوصیت۔ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء۔ پیشگوئی متعلق زلزلہ اول۔ جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقع ہوا۔

۲۔ الدعوت۔ ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ آئندہ ایک آنے والے زلزلہ کے متعلق پیش گوئی۔

۳۔ الانذار۔ ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایضاً

۴۔ النداء۔ ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایک زلزلہ شدیدہ اور سیلاب کے متعلق پیش گوئی۔

۵۔ الابلاغ۔ ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایضاً

۶۔ ضروری گذارش۔ ۱۱۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی متعلق زلزلہ۔ اور اس پیشگوئی پر توجہ کرنے کے خوفیہ کا اظہار

۷۔ ایک تازہ خط۔ ۲۰۔ جون ۱۹۰۵ء۔ ایک سائل کے چند سوالات متعلق بعض پیش گوئیون کے جوابات۔

۸۔ تبلیغ الحق۔ ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ حضرت امام حسین کی شہادت کے متعلق ناجائز کلمات پر تنبیہ۔

۹۔ الوصیت۔ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ جماعت کو وصیت مقبرہ بہشتی کی بنیاد۔ اور اس مین دفن ہونے کے شرائط۔

کتاب نصرت الحق حصہ پنجم براہین احمدیہ کا بہت سا حصہ اس سال چھپ گیا ہے۔ مگر ہنوز مکمل ہو کر شائع نہین ہوا

تقریر حضرت اقدس ۱۹۰۵ء مین علاوہ ان تقریرون کے جو حضرت اقدس روزانہ اپنے خدام کو یا

مخالفین کو بطور وعظ ونصیحت اور حجت پورا کرنے کے فرمایا کرتے ہین۔ آپ نے مجمعون مین پانچ پبلک لکچر دیے ایک لدھیانہ مین۔ ایک امرت سر مین۔ جو مفسدون کے شور برپا کرنے کے سبب پورا نہ ہوا۔ اور تین قادیان مین جو دسمبر کے آخری ایام ہوئے۔ ایک مسجد اقصےٰ مین اور دو مہمان خانہ جدید مین۔

اس سال حضرت حجۃ اللہ نے اکتوبر نومبر کے ایام مین ایک سفر دہلی کی طرف کیا۔ واپسی پر راستہ مین دو یوم لدھیانہ ایک یوم امرت سر قیام ہوا۔ کل ایام سفر ۲۰ تھے۔ دہلی کے سفر حالات مفصل اخبار بدر مین شائع ہو چکے ہین۔ اس کے سوائے تمام سال قادیان مین قیام رہا۔ جس مین سے تین ماہ اپریل۔ مئی۔ جون باغ مین قیام رہا۔

اس سال مین مفصلہ ذیل احباب نے ہمکو اپنی جدائی کا غم دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ان کو جنت مین جگہ اور ہمین ان کا نعم البدل عطا فرما دے۔ وہ جن کے نام نیچے درج ہین۔ اور وہ جن کے نام درج نہین۔

خان صاحب محمد خان مرحوم۔ کپورتھلہ۔ تاریخ وفات ۹ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر محمد افضل صاحب مرحوم۔ " ۱۲ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر فتح محمد خان صاحب مرحوم بزدار لیہ۔ " اپریل ۱۹۰۵ء
عزیز محمد شاہ مرحوم پسر قاضی امیر حسین صاحب " مئی ۱۹۰۵ء
مولوی جمال الدین صاحب مرحوم۔ سید والہ۔ " ۲۲ جولائی ۱۹۰۵ء
خالہ ام فاطمہ بی بی مرحومہ زوجہ کلان حضرت مولوی نور الدین صاحب تاریخ وفات۔ مورخہ ۲۸۔ جولائی ۱۹۰۵ء
عزیز عبد القیوم ابن حضرت مولوی نور الدین صاحب تاریخ وفات ۱۲۔ اگست ۱۹۰۵ء (جس کا بدل خدا تعالیٰ نے ۲۵ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبد السلام کے جسم و روح مین۔ مرحمت فرمایا)
حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم۔ تاریخ وفات ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء
منشی وزیر الدین صاحب مرحوم " نومبر ۱۹۰۵ء
مولوی برہان الدین صاحب مرحوم جہلم۔ " ۱۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس سال مین عاجز راقم کی ایک لڑکی سعیدہ بیگم بھی فوت ہوئی

مقدمہ کپورتھلہ کپورتھلہ مین جو مخالفین نے ایک مسجد مین سے احمدیون کو نکال لینے کی ٹھان کر مقدمہ کھڑا کر رکھا تھا۔ اس مین مسجد احمدیون کو ملگئی۔ اور مخالفون کا کوئی دخل و تعلق نہ رہا۔ فالحمد للہ

درس قرآن شریف درس قرآن شریف حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ (سوائے جمعہ) کے مسجد اقصےٰ مین دیتے رہے ہین۔ جس کے سامعین اور حاضرین بعض دن دو دو سو تک ہوتے ہین۔ یہ درس بہت سے برکات کا باعث۔ بہتون کے واسطے ہدائت کا موجب۔ کئی لوگون کے دلون سے وساوس شیطانی کو دور کرنے والا۔ اور اکثرون کو راہ راست پر لانے والا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدرس کو جزائے خیر دے۔ اور اس کے متعلمین کو فہم قرآن اور اس پر عمل عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعلیمی حالت اس سال اچھی رہی۔ گو مالی حالت کے ریزرو فنڈ مین ہنوز احباب کی امداد کی بہت ضرورت ہے۔ ابتدائے سال مین جنوری کے مہینہ مین انسپکٹر مدارس نے مدرسہ کا معائنہ کر کے بہت عمدہ رپورٹ کی۔ فروری کے مہینہ مین مدرسہ کے انتظام مین ایک تغیر واقع ہوا اور وہ یہ تھا۔ کہ انتظام مدرسہ بجائے نواب محمد علی خان صاحب کے ایک کمیٹی کے سپرد ہوا۔ کیونکہ نواب صاحب موصوف اس وقت لاہور چلے گئے ہوئے تھے۔ اور کچھ اور عرصہ تک انھین اپنے بعض ضروری کامون کی خاطر لاہور مین رہنا ضروری تھا۔ ان کے ایام سکونت لاہور مین یہ عاجز چند ماہ قائمقام ڈائرکٹر تھا۔ اور مارچ کے آخیر تک مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر رہا۔ جب کہ یکم اپریل کو مین بدر کا ایڈیٹر مقرر ہوا۔ اور مولوی شیر علی صاحب کو ہیڈ ماسٹری کا چارج دیا۔ پانچ نئے مدرس اس سال مدرسہ مین ملازم رکھے گئے۔ شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ منشی عبد الحق صاحب۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب جو اکونہ سے اس مدرسہ کی خاطر ملازمت چھوڑ کر یہان آ گئے ہین۔ اور منشی غلام محمد صاحب۔ سال کے اخیر مین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے مدرسہ کی طرف خاص توجہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مدرسہ مین ایک شاخ دینیات کھولی گئی۔

طلبائے دینیات اس مدرسہ کے علاوہ ایک درس کتب دینیات کا حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہان خاص ہے۔ جس مین پانچ دس طلباء ہمیشہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے تفسیر۔ ترجمہ۔ حدیث۔ فقہ۔ صرف نحو۔ معانی۔ منطق۔ فلسفہ۔ طب۔ وغیرہ علوم کی تحصیل کرتے۔ حضرت مولوی صاحب کے وقت کا اکثر حصہ روزانہ ان طلباء کی تعلیم مین صرف ہوتا ہے۔ ان طلباء کے ہر طرح کے گذارے کی صورت بھی اکثر حضرت مولوی صاحب کے ذمہ ہی ہے جس مین بعض احباب کچھ ماہواری یا وقتاً فوقتاً امداد بھی دیا کرتے ہین۔ اس سال کے بعض طلباء یہ ہین۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میان غلام محمد صاحب کشمیری۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید عبد الحی عرب عبد الرحمان صاحب دانوی۔ محمد حجی ہزاروی۔ محمد شاہ۔ ابو سعید عرب صاحب۔ محمد یار۔

مطب حضرت مولوی نور الدین صاحب کا مطب جس مین صبح شام بیمارون کو حضرت موصوف دیکھتے ہین۔ اور دوائی بھی مفت ملتی ہے۔ قادیانی اور بیرونی لوگون کے واسطے کھلا ہے۔ دور دور کے بیمار لوگ بھی آتے ہین۔ اور اللہ کے فضل سے شفا پا کر جاتے ہین۔ اس سال بھی یہ مطب بدستور مخلوق کو فیض دیتا رہا۔

طبیب حاذق اس سال میں ایک نیا رسالہ قادیان سے ماہواری جاری ہوا۔ جو کہ طبی میگزین ہے۔ اس کے مالک و ایڈیٹر برادرم مفتی فضل الرحمان صاحب شاگرد رشید و داماد حضرت مولوی نورالدین صاحب ہیں۔ خدا ان کے کام میں برکت دے اور ان کو دینی و دنیوی فوائد سے متمتع کرے۔

پہلے سے پرانے ڈیڈیکل رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو جو کام دنیا میں کر رہا ہے۔ اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ مخالفوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اس وقت یہی ایک اسلامی رسالہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کا کام ہند میں اور غیر ممالک میں کر رہا ہے۔ اس کے سوائے الحکم بفضلہ تعالیٰ عمدہ حالت میں ہے۔ خدا اسے قائم اور سرسبز رکھے۔ بدر نے بہت ترقی کی ہے۔ اپریل سے دسمبر تک قریب دو سو نئے خریدار پیدا ہوئے ہیں۔ مگر نقد کے مشکلات کے سبب مینیجر نے اس سال بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ خدا رحم کرے۔ اور اپنی نصرت سے اس کی امداد کرے۔

انجمنیں اس سال کا انجام ایک خاص انتظام کے ساتھ ہوا جس نے سلسلہ احمدیہ کے قیام کی بنیاد گویا نئے سر سے باندھی ہے۔ اور وہ پیش گوئی کے مطابق مقبرہ بہشتی کا بنانا ہے جس کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی ہے۔

علاوہ اس کے قادیان میں دو نئی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ایک سنٹرل کمیٹی قومی معاملات کے واسطے۔ اور ایک لوکل کمیٹی مقامی ضروریات کے واسطے۔ پہلی کے سکرٹری حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ اور دوسری کے سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب مقرر ہوئے

۵۔ سال گذشتہ کے معاملات پر اس طرح پر ایک مختصر سرسری نظر کرنے کے بعد میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام گذشتہ غلطیوں کو معاف فرماوے۔ اور ہماری پردہ پوشی فرماوے اور گناہوں کی سزا میں گرفتار ہونے سے ہم کو بچائے اور آئندہ ہم کو نیکی توفیق دے۔ اور اپنی رضامندی کے حصول کی راہیں دکھائے جس مطلب کے واسطے اس نے اپنے پیارے بندے کو مبعوث کیا ہے۔ اس کے پورا کرنے میں ہم ناصران دین میں شامل ہوں۔ اور سال آئندہ ہمارے واسطے موجب برکات اور رحمت کا ہو۔ خدا تعالیٰ کے نشانات سلسلہ حقہ کی تائید میں ظاہر ہوں۔

ربّنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ ربّنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا۔ ربّنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین اللّٰھم انت مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممّن تشاء وتعزّ من تشاء وتذل من تشاء۔ بیدک الخیر۔ انک علی کل شیءٍ قدیر۔

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈوئی کے تازہ لکچر میں سے چند فقرات۔ جیسا کہ یہوداہ اسکریوتی نے یسوع کو پکڑوانے کے واسطے اس کے مونھ پر بوسہ دیا تھا۔ ایسا ہی میرے ساتھ بھی میرے بعض مریدوں نے معاملہ کیا۔ انھوں نے بار بار مجھے بوسہ دیا۔ پر میں نے ان کو اپنے شہر سے ہی نکال دیا۔

(معلوم ہوتا ہے اکثر مرید اس سے بیزار ہوتے رہتے ہیں)

اگر میں شیطان ہوتا۔ تو جا بجا ڈرانے کی تصویریں کھڑا کرتا تاکہ لوگ ڈر جاویں۔

(آپ شیطان کا استاد بننے کا بھی شوق ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اگر کے کیا معنے تم ہو ہی شیطان)

یہاں بعض عورتیں اپنے خاوندوں کو تنگ کیا کرتی ہیں۔ کہ تم ہم کو اس ڈوئی کے شہر میں کیوں لائے۔ اور بعض خاوند اپنی عورتوں کو تنگ کیا کرتے ہیں۔ کہ تو نے مجھے اس شہر میں آنے کی کیوں ترغیب دی تھی۔

(یہ مریدوں کی دلی حالت کا نقشہ ہے)

میں نے شیطان کا بہت مطالعہ کیا ہے

بہت سے پادری جب غیر ممالک میں جاتے ہیں۔ تو سست کتوں کی طرح دن رات شہر میں اپنا وقت ضائع کرتے پھرتے ہیں شہر شکاگو بہت گندی حالت میں ہے۔ اس شہر میں گذشتہ سہ ماہی میں ۹۴ واقعات قتل ہوئے۔ اور ۹۵۰ آدمیوں پر حملہ مجرمانہ کیا گیا۔

(یہ عیسائی مہذب شہروں کا نمونہ ہے)

جب مسیح آئے گا۔ تو لوگوں کو پاک بنانے پر دس ہزار سال لگے گا

چالاک تاش باز پادری۔ امریکہ کے اخبار لیوز مورخہ ۲۵- نومبر ۱۹۰۵ء میں تاش باز پادریوں کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ ایک شہر میں پادریوں کو تاش کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ دن رات اسی کام میں معروف رہتے۔ لیکن چونکہ عوام میں یہ بات بہت بری سمجھی جاتی ہے۔ اس واسطے خفیہ طور پر تاش کھیلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایت وار سے پہلی رات کو تاش میں معروف رہے۔ صبح وقت تنگ تھا۔ تاش کو اپنی جیب میں ڈال کر وعظ کرنے کے واسطے گرجہ میں چلے گئے۔ ایک پادری صاحب جن کی جیب میں تاش تھی۔ اثنائے وعظ میں ممبر پہ کھڑے جوش وعظ میں کچھ ہاتھ جو مارنے لگے۔ تو تاش کے پتے جیب میں سے نکلکر ممبر کی سیڑھی پر جا گرے۔ پادری صاحب بہت ہشیار تھے سامنے ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی طرف مخاطب ہو کر بولے دیکھو لڑکے تم لوگوں کی اصلاح کی خاطر مجھے کیسے کیسے ناگوار کام کرنے پڑتے ہیں۔ آج تمہاری خاطر مجھے یہ تاش گرجے میں لانی پڑی ادھر آؤ۔ اور ان پتوں میں سے ایک کو اٹھاؤ۔ لڑکا آگے بڑھا اور ایک پتہ اٹھایا۔ پادری صاحب نے فرمایا۔ بتاؤ یہ کیا ہے۔ بچے نے پتے کا نام بتلایا۔ پادری صاحب نے کہا۔ اچھا ایک اور اٹھاؤ۔ اس نے ایک اور اٹھایا۔ پادری نے کہا۔ اس کا نام بتلاؤ۔ اس نے اس کا بھی نام بتلایا۔ تمام سامعین حیران خاموش سن رہے تھے کہ کیا یہ معاملہ ہے۔ تب پادری صاحب نے ممبر سے بائیبل اٹھائی اور کھول کر بچے کو کہا کہ پڑھو۔ بچے نے کہا۔ کہ میں نہیں پڑھ سکتا تب پادری صاحب نے نہایت رونی شکل بنائی۔ اور غمگین آواز سے وعظ شروع کیا اور کہا۔ دیکھو یہ تم لوگوں کی دینداری کا حال ہے۔ تمہارے بچے تاش کے ہر ایک پتے سے آگاہ ہیں لیکن بائیبل کا ایک لفظ نہیں جانتے۔ (راوی کا بیان ہے کہ یہ بالکل سچا واقعہ ہے)

تعدد ازدواج۔ ڈوئی کے آخری اخبار میں تعدد ازدواج پر ایک لکچر چھپا ہے۔ جو ڈوئی کی بیوی نے اپنے شہر کی عورتوں کے سامنے دیا ہے۔ اور اس امر کا اقرار ہے۔ کہ عیسائی ممالک میں زناکاری بہت ہے۔ اور جس فرقہ عیسائی میں تعدد ازدواج کا رواج ہے۔ ان میں یہ بدکاری نہیں پائی جاتی ہے۔ تاہم خود کثرت ازدواج کو ایک بدکاری اور گناہ قرار دیتی ہے۔ اس کا اقرار ہے۔ کہ توریت نے اس کو جائز رکھا ہے۔ لیکن انجیل میں یسوع مسیح نے اس کو منع کر دیا ہے۔ اس پر میں نے اس کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار کے ڈاک ولائیت کے کالم میں درج کیا جاوے گا۔

پادری کی آر بالڈ میک لارق پر آٹھ الزام بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے پہلا کثرت شراب نوشی ہے۔ تین عورتوں نے بھی پادری صاحب پر الزام لگائے ہیں۔ (اخبار ٹروتھ سیکر ۱۹۰۵ء صفحہ ۷۶۰)

جان میڈک صاحب نے اپنے ایک دوست کو جو انہیں عیسائی رہنے کی ترغیب دیتا ہے ایک لمبا خط لکھا ہے۔ جس میں سے چند ایک فقرات ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں۔ دو ہزار سال سے عیسویت نے دنیا کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ عیسائیت میں کوئی ایسی بات نہیں جو دنیا کے واسطے مفید ہو سکے۔ بائیبل میں جو اخلاق اور صفات خدا کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان سے (نعوذ باللہ) معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا دیوانہ تھا۔ یسوع اچھا آدمی تھا۔ مگر اس کا کبھی یہ منشا نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر اس دنیا میں آتا ہے۔ آپ مجھے کافر کہنے کے سوائے اور کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

ضرورت

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

سلسلہ کے واسطے دیکھو بدر نمبر ۳۹ جلد ۱ - مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء

مولوی صاحب کی علالت۔

میں قادیان میں - ۲۲ - اگست ۱۹۰۵ء کو پہنچا۔ اس وقت تین چار روز سے ایک پھنسی جو مٹر کے دانہ کے برابر تھی - مولوی صاحب مرحوم کی پشت پر دونوں شانوں کی ہڈیوں کے درمیان گردن کے قریب دو انچ نیچے جلد پر نمودار تھی۔ اس وقت اس میں کاربنکل کے علامات پورے پورے نہ پائے جاتے تھے۔ مگر تین چار روز کے بعد پورا کاربنکل بن گیا۔ چنانچہ اس کو چیرا دیا گیا۔ مگر یہ کبھی اوپر کو بڑھتا تھا کبھی نیچے کو کبھی دائیں کبھی بائیں۔ غرضکہ جس طرف بڑھتا اسی طرف چیرا دیا جاتا۔ یہاں تک اس ایک کاربنکل کو سات دفعہ چیرنا پڑا۔ ایک دفعہ کلورافارم سنگھا کر۔ اور چھ دفعہ بغیر کلورافارم کے۔ اور یہ یقین کہ چیرہ ناکافی طور پر دیا جاتا تھا۔ یا علاج میں کسی قسم کی کمی رہی۔ مگر ذیابیطس کا غلبہ زور سے تھا۔ اس لئے کاربنکل بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ گردن کی پچھلی طرف سب کی سب جگہ رک گئی اور سر کے بالوں کے اندر بھی سوجن چلی گئی۔ اور گردن کے اطراف میں بھی قریب ڈیڑھ ڈیڑھ انچ سوجن آگے کو بڑھ گئی۔ اس کاربنکل کے علاوہ چار اور کاربنکل نمودار ہوئے۔ دو پشت پر ایک دائیں شانہ پر ایک دائیں زانو سے اوپر۔ اس کے علاوہ سات پھوڑے جسم کے مختلف مقامات بازو و ٹانگو پر تھے۔ اصل تکلیف کا موجب مولوی صاحب کے لئے پہلا کاربنکل تھا۔ جو ایک پھنسی سے اس قدر بڑھا۔ کہ دونوں شانوں کے درمیانی حصہ کمر کو اور گردن کو اس نے روک لیا۔ اور چیرا جو دیا گیا قریباً ۸۔ انچ طول میں اور چھ انچ عرض تھا۔ اور قریب ڈیڑھ انچ گہرا تھا۔ یہاں تک کہ شروع ایام میں جب کہ اچھی طرح سے زخم بھرا نہ تھا۔ اس کی طرف دیکھ کر اکثر لوگوں کو ہیبت معلوم ہوتی تھی۔ اور اتنے بڑے زخم کا بھرنا ایک اچنبہ بات معلوم ہوتی تھی۔ مگر خدا کے فضل سے اور مسیح کی دعاؤں سے گردن کی طرف کاربنکل کا بڑھنا بالکل رک گیا اور زخم سب کا سب بھر گیا۔ اور صرف دو سطحی لکیریں زخم کی جگہ پر معلوم ہوتی تھیں اور کچھ نہیں۔

چار نئے کاربنکل جو تھے۔ ان میں دوائی کی پچکاری کی گئی۔ وہ سب کے سب بیٹھ گئے۔ بازوؤں پر اور ٹانگ پر جو پھوڑے تھے۔ ان سے بھی بہت تکلیف ہوئی۔ ان سب کو یکے بعد دیگرے چیرے دئے گئے۔ علالت کے آخر ایام میں ان سب کو قریباً آرام ہو گیا۔ اور مواد کسی کسی زخم میں سے کبھی تھوڑا نکلتا تھا ورنہ وہ اچھے ہی ہو گئے تھے۔

اس بیماری کے دوران میں کئی روز تک سخت پیچش بھی پاخانہ کے راستہ خون اور پیپ آتا رہا۔ مگر اس سے بھی خدا نے نجات دی۔

خدا کا فضل و استجابت دعا

مولوی صاحب کی بیماری بہت سخت اور خطرناک تھی۔ اس شدت سے اس کا دورہ ہوا۔ کہ میں ایمان سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کا اتنی لمبی میعاد یعنی ۷۱ دن تک زندہ رہنا ایک معجزہ تھا۔ اور یہ محض حضرت اقدس ؑ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ ورنہ میں خدا کو حاضر و ناظر کر کے کہتا ہوں۔ کہ ہم بہت سے ڈاکٹر مولوی صاحب کے معالجہ کے لئے جمع تھے۔ اور حضرۃ مولوی نورالدین صاحب بھی موجود تھے۔ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب کی ایسی نازک حالت ہوتی تھی۔ کہ ہماری طبی نگاہ سے ان کا چند گھنٹے بھی زندہ رہنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ مگر جب کبھی کہ ہم گھبرا کر حضرت اقدس کی خدمت میں ان کی نازک حالت کا ذکر کرتے۔ آپ کبھی کوئی کلمہ یاس یا نا امیدی کا زبان پر نہ لاتے۔ بلکہ ہم سب کو بہت تسلی دیتے۔ اور ہمیشہ یہی فرماتے۔ کہ اللہ تعالیٰ بہت قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کے فضل کا ہر دم امیدوار رہنا چاہیئے۔ ہمارا بھروسہ تو اسی ذات پر ہے اور آپ دعا میں مشغول ہو جاتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ قضاء و قدر جب نازل ہو جاوے۔ تو اسے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ مگر حضرت اقدس کی دعا کا اثر بیّن ہوتا تھا۔ اور فوراً گردی علامات میں ایک غیر معمولی تبدیلی ہو کر آرام کی صورت ہو جاتی تھی۔ حقیقت میں قضاء و قدر کے ساتھ ایک لڑائی ہی تھی۔ القصہ دعاؤں نے اپنا اثر دکھایا کہ اصل عارضہ کاربنکل کا بالکل اچھا ہو گیا۔ اور درمیانی عوارض بھی اچھے ہو گئے۔ یہاں تک کہ خود مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اب مجھے اصل بیماری سے بالکل صحت ہو گئی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تین روز تک چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ مگر بموجب الہام الٰہی ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ یعنی موت کے تیر خطا نہیں جاتے۔ قضاء و قدر نے اپنا کام دوسرے رنگ میں کیا۔ یعنی مولوی صاحب کو ذات الجنب ہو گیا جس سے تپ ۱۰۶ درجہ کا ہوا۔ اور الہام الٰہی ۴۷ سال عمر۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کے مصداق ہوئے۔

میں بعض درمیانی امور پیش کرتا ہوں کہ جن سے میں اُمید کرتا ہوں کہ مولوی صاحب مرحوم کے لئے جو خدا تعالیٰ نے اس مہلک مرض میں اس قدر تاخیر کی۔ یہ محض ایک خارق عادت امر تھا۔ اور حضرت اقدس کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو مولوی صاحب مرحوم پر کلوروفارم سونگھا کر اوپریشن کیا گیا۔ یہی سب سے بھاری اوپریشن تھا۔ خاکسار نے یہ اوپریشن کیا تھا۔ اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر سرجری آگرہ میڈیکل سکول نے ان کو کلوروفارم دیا تھا۔ اور اوپریشن قریب گیارہ بجے دن کے ختم ہوا تھا۔ اوپریشن کے بعد قریب شام تک میں مولوی صاحب کے پاس بیٹھا رہا۔ ہاتھ پاؤں بالکل سرد ہو گئے۔ نبض بالکل کمزور تھی۔ اور باقاعدہ نہ چلتی تھی۔ کسی وقت ایک دو حرکتیں دل کی بالکل ساقط ہو جاتی تھیں۔ گویا کہ دل حرکت کرتا کرتا رک جاتا تھا۔ ہوش نہ تھا۔ اور اس کے علاوہ پیٹ میں نفخ بہت تھا۔ اصل میں مولوی صاحب کو ذیابیطس کی وجہ سے عام کمزوری بہت تھی۔ اس کے علاوہ شدت درد و کرب کی وجہ سے کئی دن سے غذا اندر نہ گئی تھی۔ اس پر اوپریشن بڑا بھاری ہوا۔ بہت سا خون گیا۔ کلوروفارم بہت سی مقدار میں سونگھانا پڑا۔ اس لئے ان کی حالت نہایت نازک ہو گئی تھی۔ ہم نے ہر ایک قسم کا علاج کیا۔ کہ دل اپنی اصلی حالت پر آ جاوے۔ اور ہوش آ جائے۔ مگر کوئی بات کارگر نہ ہوئی۔ اور ان کی عام حالت پیچھے ہی پیچھے جاتی تھی۔ ہمارے عزیز بھائی ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور بھی قریب چار بجے دن کے لاہور سے تشریف لائے۔ وہ بھی ان کی حالت دیکھ کر سخت پریشان و حیران ہوئے۔ اور انھوں نے کہا۔ کہ بظاہر ان کے بچنے کی کوئی صورت نہیں معلوم ہوتی۔

حضرت اقدس گھڑی گھڑی مولوی صاحب کا حال دریافت کرتے تھے۔ آپ کی خدمت میں ان کی نازک حالت کی اطلاع دی گئی اس خبر کو سننے سے جیسے کہ ایک حقیقی غمگسار اور سچے مشفق کو صدمہ ہوتا ہے۔ آپ کو صدمہ محسوس ہوا۔ اور جیسے کہ والدین کو اپنے عزیز بیٹے کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے۔ واللہ کہ ہم نے اس سے زیادہ اس مسیح میں اپنے روحانی فرزند کے لئے پایا۔ آپ پھر اندر تشریف لے گئے۔ کچھ مشک لائے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب کو دو۔ پھر آپ دعا میں مشغول ہو گئے۔ کہا کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے۔ اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے نا امید نہ ہونا چاہیئے۔ وہ چاہے۔ تو مردہ میں جان ڈالدے۔ اس کو سب قدرتیں ہیں۔ مشک بھی دیا گیا۔ پیشتر اس کے اس سے بہت زیادہ طاقتور ادویہ دی جا چکی تھیں۔ بلکہ جلد میں بذریعہ ہائی پوڈرمک سرنج (یعنی باریک پچکاری) دی جا چکی تھی۔ کچھ اثر نہ ہوا تھا۔ مگر میں اس بات کا شاہد ہوں۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب گواہ ہیں۔ کہ ادھر حضرت مسیح نے دعا کے لئے سجدہ میں سر رکھا۔ اور ادھر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی۔ اصلاح پکڑنے لگی۔ اور ابھی حضرت دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ نبض بالکل درست اور طاقتور ہو گئی۔ جیسے کہ کبھی کوئی ضعف نہ تھا اس وقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے مونھ سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا

کہ ان کی نبض کا درست ہونا ایک معجزہ ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اسہالوں کے بعد اس ضعف کی حالت میں اور دل کی بالکل رہ چکنے کے بعد پھر کسی کا دل قوی ہو گیا ہو اور حالت درست ہو گئی ہو۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہود

ملک روس میں سخت بے امنی پھیل رہی ہے۔ جا بجا گورنمنٹ کے برخلاف کمیٹیاں ہو رہی ہیں۔ خونریز لڑائیاں ہیں اور قتل عام ہو رہے ہیں ہزاروں یہودی تہ تیغ ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں جس کا اصل سبب تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو مغضوب علیہم کہا ہے۔ قرآن شریف میں ان کے متعلق یہ پیشگوئی ہے کہ وہ جا بجا ذلت اور ہلاکت دیکھیں گے اور کوئی ان کا سرپرست نہ ہوگا۔ اور ظاہر سبب عیسائی اقوام کا تعصب اور جاہلانہ غصہ ہے جو کہ وہ غیر مذاہب کے ساتھ رکھتے ہیں۔ تعجب اور ہنسی کی بات ہے کہ باوجود اس قدر مفاسد اور خانہ جنگیوں کے جو ملک روس میں پڑی ہوئی ہیں۔ زار روس نے بھی سلطان روم کو کہلا بھیجا تھا کہ مقدونیہ کے معاملہ میں اصلاح کرو۔

—— ۲۷۔ دسمبر کو تبتی لامہ اور بھوٹانی ٹونگسا پنلوپ نے حضور وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ اور دوسرے دن ہز ایکسلنسی نے ان سے ملاقات بازدید فرمائی۔

—— میسور کی ایک کان کی چھت جا پڑنے سے ۹۔ آدمی مر گئے۔ کئی انگریز زخمی ہوئے۔

—— بمبئی کے ساسن مل میں آتشزدگی سے ۸۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

—— برام پور کلکتہ میں ایک زیر تعمیر کارخانہ چوب کی عمارت گر گئی۔ جس سے ۲۵۔ آدمی دب گئے۔ ملبہ کھودنے سے ۳ مردہ۔ اور باقی زخمی نکلے۔ انمیں سے زیادہ تر پنجابی کاریگر تھے۔

—— ۳۱۔ دسمبر کو کولمبو میں اسلامیہ کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ قریب تین ہزار مسلمان شریک تھے۔

—— امیر صاحب کابل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں حاجیوں کی آسایش کے لئے سرائیں بنوا رہے ہیں۔ اب تک مرزا شاہ بیگ انچارج تعمیر تھے اب سید شہزادہ جان کو بھیجا گیا۔ مرزا صاحب رخصت پر واپس آئے

ایک پادری کی روح بل فاسٹ میں ایک پادری نے ظاہر کیا۔ کہ ایک بھوت رات کو دروازے کھٹکھٹاتا رہتا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ ایک متوفی پادری کی روح ہے اور کہا کہ میرے حق میں دعائیں نہیں کی گئیں۔ جس سے میں بھوت بن گیا۔ اس پر پادریوں نے دعا کی۔ تو وہ بھوت وہاں سے چلا گیا۔ اس لئے پادریوں نے آئندہ کے لئے اعلان کر دیا۔ کہ اپنے متوفی برادروں۔ و دوستوں کے لئے ضرور دعا کی جاوے۔

زیور سے ہلاکت دہلی میں ایک سنار کے لڑکے کو جو صرف ۲۰ روپے مالیت کی انگوٹھیاں کانوں میں پہنے ہوئے تھا۔ کسی ظالم نے مار ڈالا۔ افسوس! لوگ بچوں کو زیور پہنانے سے باز نہیں آتے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۳۔ دسمبر کو پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں

حصار ۱۔ رہتک ۱۶۔ گوڑگانوں ۳۔ دہلی ۹۔ کرنال ۳۸ انبالہ ۱۷۔ ہوشیارپور ۲۲۔ لودیانہ ۱۔ فیروزپور ۷۔ امرتسر ۹۔ گورداسپور ۶۸۔ سیالکوٹ ۵۴۔ گوجرانوالہ جہلم ۵۔ ریاست پٹیالہ ۳۳۔ ریاست کپورتھلہ ۵۔ ریاست کلسیہ ۲۔ کل میزان صوبہ پنجاب ۳۱۴۔ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں تعداد اموات ۴۴۹۳ تھی

غیر معمولی حوادث ۱۷۔ رمضان المبارک کو قسطنطنیہ میں آندھی کا سخت طوفان آیا جس سے بہت سے جہاز غرق ہو گئے۔ اور مکانوں کے بالاخانے منہدم ہو گئے۔ اور درخت بھی کثرت سے اکھڑ گئے۔ مالی نقصان بہت کچھ ہوا۔ (انیٹوطیم)

جاپان کے بعض علاقوں میں اس وقت سخت قحط پڑ رہا ہے۔ لوگ فاقہ کشی سے تنگ آ کر اپنے بچوں کو دو دو روپیہ تین تین روپے میں فروخت کر رہے ہیں۔ اور جانوروں کو چرا چرا کر کھا جاتے ہیں۔ آہ! اہل ایشیا کو آفات ارضی و سماوی سے کامل فرصت نہیں ملتی۔ ایک نہ ایک ناگہانی مصیبت ان کے پیچھے ہی پڑی رہتی ہے۔ خدا جانے ان کے اقبال کا آفتاب برج زحل سے نکل کر کب عروج پر پہنچے گا۔ (دلشاد) جب وہ خدا کی رضامندی کی راہوں پر چلنے لگیگا (بدر)

تازہ اخبار

(تازہ خبر) روسی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ سلطنت کے مختلف حصوں میں فسادات اور شورش جاری ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ انقلاب بالکل ہنیت ہوا یا گیا ہے۔ شہر ریڈم میں پولیس کے اعلیٰ افسر پر بم کا گولہ پھینکا گیا۔ جس سے اس کی ٹانگیں اڑ گئیں۔ اور بیوی مر گئی۔

ہندوستان میں قتیل ہندو یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے بنارس میں نیشنل کانگریس کے ڈیلیگیٹوں نے تحریک کی۔

ہندو یونیورسٹی کے لئے بنارس کے آنریبل منشی مادھو لال نے سوا لاکھ روپے اور دو ہندوؤں نے کہ جنہوں نے اپنے نام ظاہر نہیں کئے۔ تین تین لاکھ روپے چندہ دینے کا اقرار کیا۔ شاباش خیال ہے۔ کہ اس یونیورسٹی کے قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ چاہئیں۔ جن میں سے نو کروڑ کا تو اقرار ہو گیا۔ باقی ۹۰ لاکھ روپے کا چندہ اور جمع کیا جائیگا۔

بنارس میں دن دہاڑے ایک شیر بازار میں چلا آیا۔ اور تین چار آدمیوں کو زخمی کر دیا۔

کاٹھیاواڑ کی ریاست جوناگڑھ کے دیوان نے اپنی ریاست میں امتناعی حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ سوادیشی تحریک کی تائید میں کوئی عام جلسہ نہ ہونے پاوے۔ اور نہ عام لوگ مجمع میں سوادیشی تحریک کا ذکر کریں۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اس کو سخت سزا دیجائیگی۔

علیگڑھ کالج کو ۳۵ ہزار روپے کا چندہ

ہز ہائینس آغا خان نے علیگڑھ کالج میں ولیعہد سلطنت پرنس آف ویلز کے تشریف فرما ہونے کی یادگار برقرار رہنے کے لئے علی گڑھ کالج میں ایک سائنس اسکول قائم کرنے کے لئے ۳۵ ہزار روپے عطا کئے۔ ہز ہائینس نے نواب محسن الملک سکرٹری علی گڑھ کالج میں عربی تعلیم کا تو پورا پورا بندوبست ہو گیا ہے۔ اب کالج کو سب سے زیادہ ضرورت ایک سائنس کے ایسے اسکول کی ہے۔ کہ جو یکی ... سامان ... مہیا ہو۔ یورپین پروفیسر اس اسکول میں رکھے جاویں۔ آغا خان کو امید ہے۔ کہ مسلمان اپنے مقدور کے موافق اس بات کے لئے ضرور چندہ دیں گے۔ کہ جس سے ولیعہد سلطنت کی تشریف آوری علی گڑھ ہمیشہ مسلمانوں کے دل میں جاگزین رہے گی۔

روس کو قرض نہیں ملتا۔ روس نے فرانس میں ۳۲ ملین پونڈ قرض لینا چاہا۔ مگر وزیر اعظم فرانس نے گورنمنٹ روس کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ روس کی پولیٹکل حالت آج کل اچھی نہیں ہے۔ اس لئے فرانس کے مہاجن اس وقت قرض نہیں دے سکتے۔

اسپین میں بدامنی۔ اسپین میں مزدوری کا سوال خوفناک صورت پکڑتا جاتا ہے۔ سیویلی اور ندیز کے شہروں میں فاقہ کش مزدوروں نے بازار لوٹ لئے۔ فاقہ کشوں کی امداد کے لئے تدبیریں کیجا رہی ہیں۔

تین مسلمان لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیمی کامیابی

بمبئی یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ حال میں شائع ہوا ہے جس سے تین مسلمان لڑکیوں کا اعلیٰ لیاقت کے ساتھ اس امتحان میں کامیاب ہونے کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ان لڑکیوں کے نام مس سعیدہ ایف احمد۔ مس۔ اے۔ ایم۔ علی اور مس نظیر لی ایس احمد ہیں۔ ان تینوں نے دوسری زبان علی الترتیب فارسی فرینچ اور سنسکرت لی تھی۔

سلطان المعظم کا اعتراض گورنمنٹ روس سے

روسی کوہ قاف کے شہر طفلس میں مسلمانوں کا قتل عام ہونے پر باب عالی نے سینٹ پیٹرزبرگ میں گورنمنٹ روس سے روس کی ملک میں ایسی بدامنی کے ہونے پر نہایت سخت اعتراض کیا ہے۔ باب عالی نے اپنے اعتراض میں یہ بھی شکایت کی ہے کہ روسی حکام آرمینیوں کو ہتھیار تقسیم کرتے ہیں۔ اور ان کو مسلمان تاتاریوں پر حملہ کرنے کی ہمت اور جرأت دلاتے ہیں۔ روسی حکام کی اس ترغیب سے آرمینی عیسائی مسلمانوں کے گھروں پر حملہ کر کے مردوں عورتوں اور بچوں سب کو قتل کر دیتے ہیں۔ اس قتل عام میں بہت سے عثمانی رعایا بھی قتل و زخمی ہو گئے۔ حکام کی ایسی کارروائی

کشتہ جات و اعمال شگفت و لشست

ولکلیس وعقد و قایم وحلان واکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گر صاحب ہین۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش مین صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھرکی صرفہ محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و بکمال ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری وحلان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ اخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے بکمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہین۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت وکامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہین۔ علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصول ڈاک

خواص قرآنی۔ المسمی بفضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جلالت و تنزل وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸ر۔ تینون کتابون کے خریدار کو محصول ڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف۔

المشتہر مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت وکامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس مین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ۶ مجلد ے

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کیصورت مین تمام ترجمہ اور مضامین بھی ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ۶ مجلد ے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی**۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیسال مجلد ۶

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۸ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید بآسانی پڑھ سکتا ہے قیمت ۸ر (۸) **مفتاح العربی** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی مڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتبخانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظاوہا جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ملٹری سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضار (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پرکٹیکل کمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد لعہ علاوہ محصول ڈاک (۱۰) **مڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد عہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور تثبیت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۸ر (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس مین ان تمام دکھون کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہین یا تا واقف دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہین دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے مین درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہون۔ منہ سے بدبو آوے دانت مین ایک کیڑا لگا ہوا ہے۔ پھر مریض بالا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی بکس جو عمر کو کافی ہے۔ قیمت ۸ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ وہ اسم با مسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ناقص کر چکے ہین۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت سے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کرین۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین۔ پس گھر فقد کو آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمد مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اہر روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی معلوم ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روزہ چھپ جاتی ہین۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہین

اسی لئے

تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستون کا پتہ

مینجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین۔